"ارتقائی نظریے کا تنقیدی جائزہ"

وہی خدا ہے

شوکت بن یاسین

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

"ارتقائی نظریے کا تنقیدی جائزہ"
وہی خدا ہے
شوکت بن یاسین
SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

تفصیلات

نــــــــــــــام:

وہی خدا ہے

از قــــــــلــــــــم:

شوکت بن یاسین

سَنَہ اشــــــــاعت:

جمادی الأخرۃ ۱۴۴۴ھ

JANUARY 2023

صــــفحات:

35

OUR DESIGNING PARTNER

PS graphics

PURE SUNNI GRAPHICS

PUBLISHER

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.com

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

فہرست

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرما رہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آ گئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے

عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔ ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

آغاز

ملحد لوگ اکثر اپنے آپ کو تمام مذاہب سے بری و بیزار کہلاتے ہیں اور انکا نعرہ ہے کہ (مذہب سے انسان بڑا ہے) یعنی انسانیت کا نعرہ لگا کر مذہب کے خلاف بولتے ہیں کہتے ہیں کہ مذہب وغیرہ کچھ بھی نہیں ہے یہ مذاہب لوگوں نے اپنی کمائی کا ذریعہ بنانے کے لئے گھڑے ہیں انکے کہنے کا مطلب یہ ہے مذہب نام کی کوئی چیز نہیں ہے بس اسلام کو مُلّا لوگوں نے اور ہندو مت کو پنڈت کرسچن کو راحب (father) وغیرہ اسی طرح باقی مذہبوں میں بھی جو مذہبی لوگ ہیں انھوں نے اپنی طرف سے بنا کر اپنے کمائی کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔

اور پھر وہ مذاہب پر طرح طرح کے اعتراضات شروع کر دیتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بچارے کم علم لوگ انکی سائنسی منطق میں آکر مذہب کے خلاف ہو جاتے ہیں یہ سب کام ملحدین سائنس کا سہارہ لیکر کرتے ہیں اور سائنس پر ہی وہ یقین رکھتے ہیں۔

مگر ایک بات مجھے سمجھ نہیں آتی کہ جو برصغیر میں ملحد ہیں بالخصوص ہمارے

پاکستان کے صوبہ سندھ کے ملحدین ہیں جو اپنے آپکو (کامریڈ) کہلاتے ہیں جو سندھ محبت کا اظہار کرتے کرتے ملک خداداد (اسلامی جمہوریہ پاکستان) کے خلاف باتیں کرتے ہیں ملک کو توڑنے کی دھمکیاں اور طرح طرح کی سازشیں کرتے ہیں یہ لوگ صرف مذہب اسلام کے ہی خلاف کیوں بولتے ہیں حالانکہ انکا نعرہ تو یہ ہے کہ مذہب نامی کوئی چیز نہیں ہے تو باقی تمام مذہبوں کو چھوڑ کر صرف اسلام پر تنقید کرتے ہیں جہاں اسلام حلیے والے بندے سے کوئی گناہ ہو جائے تو یہ لوگ بجائے اس شخص کے خلاف کارروائی کرنے کے وہ پورے دین اسلام پر تنقید کرتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتے (اس کی کئی مثالیں موجود ہیں جہاں مولویوں جیسے شخص سے کوئی گناہ ہو جائے تو یہ لوگ سیدھا اسلام کے خلاف بولتے ہیں سوشل میڈیا پر اب بھی پوسٹیں موجود ہیں کہ مدارس کو بند کرو یہ انتہا پسندی کے اڈے ہیں) اور دوسری طرف اگر دیکھا جائے تو یہ لوگ انسانیت کا نام دیکر ہندؤوں، سکھوں اور عیسائیوں اور باقی مذہب والوں کو انکے مذہبی تہواروں پر نا صرف مبارکباد دیتے ہیں بلکہ انکی تقریبات میں بھرپور شرکت کرتے ہیں اور انکی مذہبی رسومات بھی شرکت کرتے ہیں تو کیا اس وقت انکا نعرہ (مذہب سے انسان بڑا ہے) بدل جاتا ہے یا یا ہندؤوں کے تہوار کے وقت انسانیت مذہب سے تھوڑی چھوٹی ہو جاتی ہے اور مخصوص دنوں میں مذہب اپنی

طاقت دکھا کر بڑا ہو جاتا ہے یا اس وقت انکو ان مذہبوں کی حمایت کرنے کی انسانیت اجازت دیتی ہے ؟؟؟ پتہ چلا کہ یہ سب لوگ اسلام دشمن قوتوں کی فنڈنگ پر چلتے ہیں اور انکا مقصد صرف اور صرف اسلام پر تنقید کرنا ہے اسلام کو نیچا دکھانا ہے اور دوسرے مذہبوں کے وقت انکو انسانیت یاد آجاتی ہے اور انسانیت کے ناطے انکے مذہبوں تہواروں میں بھرپور شرکت کرتے ہیں یعنی یہ دوہرہ معیار صرف اسلام کے لئے ہے۔

اس سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ یہ لوگ صرف اسلام کے خلاف استعمال ہو رہے ہیں مغربی ممالک جو اسلام کے مخالف ہیں وہی لوگ انکی حمایت کر کے اسلام کا مخالف بنا کر دنیا اور آخرت برباد کراتے ہیں اور انکو پتہ تک نہیں چلتا کہ ہم لوگ استعمال ہو رہے ہیں اور یہ لوگ نہ تو سائنس پر پورا عمل کرتے ہیں اور نہ مذہب پر یعنی (دھوبی کا کتہ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا)

کیوں کہ اگر یہ سائنس پر پورا عمل کرتے ہیں تو سائنس کی تھیوریز اکثر طور پر وقت اور حالات کے مطابق بدل جاتی ہیں لیکن انھوں نے جو دو صدیاں پہلے کسی سائنسدان کی تحقیق کو پڑھا تو اسی پر آنکھیں بند کر کے یقین کر لیا کہ یہی سچ ہے حالانکہ سائنس بھی اس بات پر قائم نہیں کہ جو 100 یا 200 سال پہلے ایک تحقیق کی گئی تھی اب بھی وہی قائم ہے بلکہ سائنس کی تحقیق بدلتی رہتی ہے

سائنس کا ایک قاعدہ کلیہ ہے جو یہی لوگ بیان کرتے ہیں کہ جب تک آنکھوں سے دیکھیں نہیں تب تک اس پر یقین نہیں کر سکتے (یعنی جو چیز ہوتی ہے وہ نظر بھی آتی ہے اگر کوئی چیز نظر نہیں آتی تو اسکا مطلب ہے وہ ہے ہی نہیں اسکا وجود ہی نہیں ہے) جیسے خدا تعالیٰ کے وجود کے بارے میں سائنس کا قاعدہ بیان کرتے ہیں ان لوگوں کو اتنی سائنس تو آتی نہیں کہ اپنے بلبوتے پر تھیوریز کر کے عمل کریں تو مجبوراً کسی ایک سائنسدان کی مان کر دل کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور سائنس بھی کسی ایک فرد کی تو ہے نہیں ہر علاقہ میں الگ الگ سائنسدان موجود ہیں تو پھر یہ لوگ کس کی بات مانیں اگر ایک سائنسدان کی بات مانیں گے تو ظاہر سی بات دوسرے کی مخالفت کرتے ہوں گے کہنے کا مطلب یہ کہ سائنسدان ہی جب ایک بات پر متفق نہیں ہیں تو سائنس کو ماننے والا عام شخص کیسے اس پر یقین کر سکتا ہے جیسے ملحدین کا نظریہ ارتقاء ہے۔

اب ارتقاء ہوتے ہوئے انھوں نے خود آنکھوں سے دیکھا نہیں ہوتا لیکن سائنسدانوں کے کہنے پر آنکھیں بند کر کے یقین کر لیا اور اگر خدا پاک کے وجود پر یقین کی بات کرو تب اعتراض کرتے ہیں کہ کیا تم نے خدا کو اپنے آنکھوں سے دیکھا ہے؟؟؟ اگر خدا تعالیٰ ہوتا تو نظر آتا یعنی سائنس کی رو سے خدا نظر نہیں آتا تو اسکا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہی نہیں ہے (معاذ اللہ) اور عام انسان سوچ میں

پڑ جاتا ہے کہ ہم نے تو رب کو نہیں دیکھا تو سائنس کے مطابق اللہ تعالیٰ کا وجود ہوتا تو کہیں نا کہیں ہمیں نظر آتا (وجود باری تعالیٰ پر کئی ایک حوالے موجود ہیں اس پر بعد میں بات کریں یہاں پر ارتقائی نظریے پر بحث کرتے ہیں) اور پھر وہ اپنا پنجا گھاڑتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس چیز کو انسان دیکھ نہیں سکتا تو اس پر یقین کیسے کرے اور یہ سائنس کے نظریے کے خلاف ہے۔

تو ان سے بندہ یہ سوال کرے کہ اس دنیا میں بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جو ہمیں نظر نہیں آتی تو کیا وہ موجود ہی نہیں ہیں جیسے (ہوا، انسان کا دماغ وغیرہ وغیرہ) تو کیا ہوا اور انسان کے دماغ جیسے کئی ایسی چیزیں جو اپ میں نہیں دیکھ سکتے تو یہ سائنس کر نظریے کے مطابق تو موجود ہی نہیں ہونی چاہیئے مطلب انکا تو وجود ہی نہیں ہے نا؟؟؟ حالانکہ ان چیزوں پر تم اور تمھارے بڑے بڑے سائنسدان یقین رکھتے ہیں کہ ہوا موجود ہے اور بھی جو چیزیں انسان بظاہر نہیں دیکھ سکتا وہ بھی موجود ہیں تو یہاں پر ہی تمھارا سائنسی نظریہ ٹوٹ گیا یہاں پر تم لوگ کیسے یقین کرتے ہو؟؟؟

جب بات خدا پاک کے وجود کی آئے تو اس وقت یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب تک ہم دیکھیں نہیں تب تک یقین نہیں کریں گے (میرے رب کی ذات کو تو انبیاء کرام علیہم السلام نہیں دیکھ سکے تو یہ عقل کے اندھے کیسے دیکھیں گے مطلب

رب العالمین کی وہ ذات پاک ہے کہ جسکو دیکھنے کے لئے انسان کے پاس وہ آنکھ ہی نہیں ہے کہ جس سے خدا پاک کا دیدار کر سکے) تو اس ثابت ہوا ہے کہ یہ لوگ بھی جانتے ہیں کہ خدا پاک موجود ہے ورنہ اتنی بڑی کائنات کیسے چل سکتی ہے ہر چیز اپنی مقررہ وقت پر خود بخود کیسے پہنچے گی ضرور کوئی تو ہے جو اس کائنات کو چلا رہا ہے اور وہ ہمارا رب ہے بس یہ تسلیم نہیں کرتے اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہیں

(کوئی تو جو چلا رہا ہے نظام ہستی وہی خدا ہے)

ارتقاء کی ایک تعریف

اب آتے ہیں نظریہ ارتقاء کی طرف،

ارتقاء کی ایک تعریف یہ کی گئی ہے:

انسانی ارتقا ایک ایسا ارتقائی عمل ہے جس کے نتیجے میں جسمانی طور پر جدید انسانوں کے ظہور کا آغاز ہوا، جس کی ابتدا پریمیٹوں کی خاص ارتقائی تاریخ خاص طور پر نسل ہومو سے ہوئی اور ہومو سیپینوں کے ظہور میں امتیازی طور پر ہومینڈ خاندان کی ایک الگ نوع ہے بندر کی اس عمل میں انسانی بائیپیڈلائزم اور زبان جیسے خصائص کی بتدریج نشو و نما شامل تھی، اسی طرح دیگر ہومینز کے ساتھ مداخلت بھی کی گئی ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انسانی ارتقا خطیر نہیں تھا بلکہ ایک ویب تھا۔

نظریہ ارتقاء کا بانی چارلس ڈارون Charles Darwin کو مانا جاتا ہے اگرچہ اس سے پہلے سے ارتقاء کو ماننے والے موجود تھے لیکن چارلس ڈارون کی تھیوری کے بعد اکثر سائنسدان نظریہ ارتقاء کا بانی ڈارون کو ہی تسلیم کرتے ہیں۔

چارلس ڈارون ایک انگریز ماہر حیاتیات تھا اس نے نظریہ ارتقا پیش کیا اور دنیا کی سوچ میں بہت بڑی تبدیلی لیکر آیا۔

چارلس ڈارون نے 22 سال کی عمر بحری سفر کیا اور کافی دنیا گھومی جس میں اس نے ہزاروں قسم کے جانور، پرندے، پودے اور درخت اکٹھے کئے جن پر اس نے research کی پھر بعد میں اس نے اپنا نظریہ ارتقاء پیش کرکے پوری دنیا کو حیرت میں ڈال دیا اسکا نظریہ مکمل تو نہیں لکھ رہا لیکن میں یہاں پر صرف اسکو بیان کروں گا جسکو اس نے انسانی ارتقاء کا نظریہ بیان کیا ہے کہ انسانی زندگی کیسے شروع ہوئی حیات (زندگی) کو وجود کیسے پایا گیا تو اس نے کہا کہ جو حیات ہے یہ پانی میں ہوئی جب پانی خشکی سے ملا اور اس میں حرکت پیدا ہوئی تو حیات کی ابتداء وہاں سے ہوئی اور پھر وہاں سے کیڑے مکوڑے پیدا ہوئے جیسا کہ گلے سڑے گوشت میں کیڑے جنم لیتے ہیں یا گندگی میں خود بخود کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں اسی طرح پانی میں بھی خود بخود حیات پائی گئی اور پھر وہی حیات پانی میں رہنے والے کیڑے مکوڑوں میں پائی گئی پھر ان سے حیات آگے منتقل ہو کر مچھلیوں کا ارتقاء ہوا

پہلے چھوٹی چھوٹی مچھلیاں پھر انھی مچھلیوں کی بڑی نسل بنی اسکے بعد کچھ ایسی مچھلیاں تھیں جو مگرمچھ بن گئیں پھر بڑھتے بڑھتے بندر monkey بنے پھر گوریلا وغیرہ انھی سے ارتقاء ہوا تو انسان بن گیا اور ان اب ملحدین سیاہ فام لوگوں کو گوریلے کی اولاد تسلیم کرتے ہیں اور باقی جو انسان ہیں انکو بندر کی اولاد مانتے ہیں

اب اس کی عقل کو کوئی جا کر ہلائے اور پوچھے کے جناب یہ ارتقاء ہوتے ہوئے تم نے دیکھا تھا؟؟

اگر نہیں دیکھا تو پھر کیسے پوری دنیا کو اپنی تھیوری کو ماننے پر زور دیا

اور اگر دیکھا تو کہاں دیکھا اپنی لیب وغیرہ میں دیکھا ہو گا جیسے موجودہ دور کے ملحدین جواب دے کر اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں کیوں کہ اگر ایسا ممکن ہوتا تو موجودہ دور میں کون سا ایسا ارتقاء ہوا ہے جس سے انسان سے آگے ارتقاء ہوا ہو یا کسی جانور باندر یا گوریلا سے ارتقائی حالت میں دنیا میں انسان آیا ہو انسان کیسے دنیا میں آتا ہے یہ تو ہر عقل و شعور والے انسان کو پتہ ہے باقی بے عقل لوگ اگر باندر سے ارتقاء کو مان لیں تو یہ الگ بات ہے

باقی رہی بات جانوروں کی تو انکی سائنسدان حالت تبدیل کر سکتے ہیں آپریشن کے ذریعے تو انسان کی بھی شکل و صورت تبدیل ہو سکتی ہی تو کیا اسکو بھی ہم ارتقاء تسلیم کر لیں۔

یہ تھا چارلس ڈارون جسکو نظریہ ارتقاء کا بانی تصور کیا جاتا ہے اور اس نظریے کے مخالف سائنسدانوں کی بھی ایک لمبی لسٹ ہے جو اس نظریے کا رد چکے ہیں اب ملحدوں سے پوچھا جائے کہ تم لوگ یا تو خود ارتقاء کی تھیوری پیش کرو اور اپنی آنکھوں سے ارتقاء ہوتے ہوئے دیکھو تو اسکو تسلیم کرو تو ٹھیک ہے پھر تمھاری سائنس کا نظریہ بھی بچ جائے گا اور تمھارا ارتقاء والا قول بھی کسی حد تک درست مانا جاسکتا ہے اگر خود ارتقاء ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے تو معذرت کیساتھ آپ کا نظریہ ارتقاء پر یقین کرنا اندھی تقلید کہلائے گا کیوں کہ تم لوگ صرف ایک شخص چارلس ڈارون کی بات کو آنکھیں بند کر کے تسلیم کرتے ہیں جو تقریبًا 200 سال پہلے کی تحقیق ہے جبکہ دوسری طرف کئی ایسے سائنسدان موجود ہیں جو ڈارون کے بعد آکر اسکے اس نظریے کو رد کر چکے ہیں آپ لوگ ان سب لوگوں کی بات نہیں مان رہے اور اس ایک سائنسدان کی بات کو مان رہے ہو جو کافی عرصہ پہلے تحقیق کر چکا ہے تو اس سے یہی ثابت ہو رہا ہے کہ تم اندھی تقلید پر عمل کر رہے ہو۔

جن سائنسدانوں نے نظریہ ارتقاء کو رد کیا ہے ان میں سے کچھ یہ ہیں جنکو (اسلام اور نظریہ ارتقاء) میں ذکر کیا گیا ہے

1۔ ایک اطالوی سائنسدان روزا کہتا ہے کہ:

گذشتہ ساٹھ سال کے تجربات نظریہ ڈارون کو باطل قرار دے چکے ہیں۔

2۔ ڈی وریز(De Viries)

ڈی وریز(De Viries) ارتقاء کو باطل قرار دیتا ہے وہ اس کے بجائے انتقال نوع (Mutation) کا قائل ہے جسے آج کل فجائی ارتقاء (Emergence Evelution) کا نام دیا جاتا ہے اور یہ نظریہ علت و معلول کی کڑیاں ملانے سے آزاد ہے۔

3۔ ولاس(Wallace)

ولاس(Wallace) عام ارتقاء کا تو قائل ہے لیکن وہ انسان سے مستثنٰی قرار دیتا ہے۔

4۔ فرحو کہتا ہے

فرحو کہتا ہے کہ انسان اور بندر میں بہت فرق ہے اور یہ کہنا لغو ہے کہ انسان بندر کی اولاد ہے۔

5۔ میفرٹ کہتا ہے

میفرٹ کہتا ہے کہ ڈارون کے مذہب کی تائید ناممکن ہے اور اس کی رائے بچوں کی باتوں سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔

6۔ آغا سیز کہتا ہے

آغا سیز کہتا ہے کہ ڈارون کا مذہب سائنسی لحاظ سے بالکل غلط اور بے اصل ہے اور اس قسم کی باتوں کا سائنس سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔

7۔ ہکسلے (Huxley) کہتا ہے

ہکسلے (Huxley) کہتا ہے کہ جو دلائل ارتقاء کے لیے دیئے جاتے ہیں ان سے یہ بات قطعًا ثابت نہیں ہوتی کہ نباتات یا حیوانات کی کوئی نوع کبھی طبعی انتخاب سے پیدا ہوئی ہو۔

8۔ ٹنڈل کہتا ہے

ٹنڈل کہتا ہے کہ نظریہ ڈارون قطعًا ناقابل التفات ہے کیونکہ جن مقدمات پر اس نظریہ کی بنیاد ہے وہ قابل تسلیم ہی نہیں ہیں۔

9۔ ڈُواں گِش (Duane Gish) کے بقول

دورِ جدید کے ایک سائنسدان ڈُواں گِش (Duane Gish) کے بقول اِرتقاء (اِنسان کا جانور کی ترقی یافتہ قسم ہونا) محض ایک فلسفیانہ خیال ہے، جس کی کوئی سائنسی بنیاد نہیں ہے۔

10۔ جیریمی رِفکن (Jeremy Rifkin)

۔ جیریمی رِفکن (Jeremy Rifkin) نے اپنے مقالات میں اِس حقیقت کا

اِنکشاف کیا ہے کہ علمِ حیاتیات اور علمِ حیوانات کے بہت سے تسلیم شدہ محققین مثلاً سی ایچ واڈنگٹن(Waddington- H-C)، پائرے پال گریس(-Pierre Paul Grasse)اور سٹیفن جے گولڈ(Stephen Jay Gold) نے مفروضۂ اِرتقاء کے حامی نیم خواندہ سائنسدانوں کے جھوٹ کو طشت اَز بام کر دیا ہے۔

11۔ پروفیسر گولڈ سمتھ (Goldschmidt-Prof) اور پروفیسر میکبتھ (Macbeth-Prof)

پروفیسر گولڈ سمتھ(Goldschmidt-Prof)اور پروفیسر میکبتھ(-Prof Macbeth) نے دو ٹوک انداز میں واضح کر دیا ہے کہ مفروضۂ اِرتقاء کا کوئی سائنسی ثبوت نہیں ہے۔اِس نظریئے کے پس منظر میں یہ حقیقت کارفرما ہے کہ نیم سائنسدانوں نے خود ساختہ سائنس کو اِختیار کیا ہے۔ مفروضۂ اِرتقاء کے حق میں چھپوائی گئی بہت سی تصاویر بھی جعلی اور مَن گھڑت ہیں۔

ان میں سے یہ 11 وہ سائنسدان ہیں نے نظریہ ارتقاء کو رد کیا اور ثابت کیا ہے کہ ارتقاء نامی نظریہ محض جھوٹ اور خیالی فلسفہ ہے لیکن بظاہر اپنے آپکو سائنس کے پیروکار تسلیم کرنے والے ایک شخص کی بات کو تسلیم کرکے آنکھوں پر پٹی باندھ کر بیٹھ گئے ہیں کہ بس یہی ایک شخص سچا ہے باقی سب جھوٹے ہیں افسوس کہ بھولے بھالے لوگوں کو گمراہ کرکے انکی اور اپنی آخرت خراب کر

رہے ہیں

چارلس ڈارون Charles Darwin کا ارتقائی نظریہ جسکو اکثر و بیشتر ملحدین اور سائنسدان تسلیم کرتے ہیں اگر اس پر غور کیا جائے تو آپکو اندازہ ہو جائے گا کہ ڈارون کا نظریہ کتنا درست ہے

اب مختصر قرآنِ مجید کی ان آیات کو ذکر کرتے ہیں جن میں انسان کو بنانے کا ذکر ہے یعنی انسانی تخلیق کیسے ہوئی اس کے بارے میں قرآن مجید کیا فرما رہا ہے

تو میرا رب تو قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ(4)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا۔

تفسیرِ صراط الجنان:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ:

بیشک یقیناہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا۔

اللہ تعالیٰ نے انجیر، زیتون، طور سینا اور شہر مکہ کی قسم ذکر کر کے ارشاد فرمایا کہ بیشک ہم نے آدمی کو سب سے اچھی شکل و صورت میں پیدا کیا، اس کے اَعضاء میں مناسبت رکھی، اسے جانوروں کی طرح جھکا ہوا نہیں بلکہ سیدھی قامت والا بنایا، اسے جانوروں کی طرح منہ سے پکڑ کر نہیں بلکہ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر کھانے

والا بنایا اور اسے علم، فہم، عقل، تمیز اور باتیں کرنے کی صلاحیت سے مُزَیّن کیا۔

(خازن، والتین، تحت الآیۃ: ۴، ۴/۳۹۱، مدارک، التین، تحت الآیۃ: ۴، ص ۱۳۶۰، ملتقطاً)

اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا ذریعہ:

اگر انسان اللہ تعالیٰ کی دیگر مخلوقات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی تخلیق میں غور کرے تو اس پر روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسنِ صوری اور حسنِ معنوی کی کیسی کیسی عظیم نعمتیں عطا کی ہیں اور اس چیز میں جتنا زیادہ غور کیا جائے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کی معرفت حاصل ہوتی جائے گی اور اس عظیم نعمت کو بہت اچھی طرح سمجھ جائے گا۔

ایک طرف میرا رب اعلان فرما رہا ہے کہ میں انسان کو اچھی صورت پر بنایا ہے اور ایک طرف سائنسدان اور لنڈے کے ملحدین کہہ رہے ہیں کہ نہیں ہم تو باندر اور گوریلا سے ارتقاء ہو کر آئے ہیں اب آپ خود فیصلہ کریں کہ کس کی مانیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا رب ہے یا ان سائنسدانوں کی جو کچھ عرصے کے بعد اپنی کہی ہوئی بات پر متفق نہیں ہوں گے اور انسانی زندگی کیا ہے شروع ہوئی انسانیت کا وجود کیسے پایا گیا اور انسان کن کن چیزوں بنا اسکے متعلق قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ کیا کیا ہے اب اسکو ذکر کرتے ہیں

قرآن مجید کی پہلی وحی جب نازل ہوئی اسی میں ہی میرے رب نے انسانی حیات کا ذکر فرمادیا کہ انسان کو کس نے پیدا کیا اور کس چیز سے پیدا ہے

سورہ علق کی دوسری آیت میں تخلیق انسان کا ن ذکر فرمایا ہے کہ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ(1)خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ(2)

ترجمۂ کنزالعرفان: اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا۔ انسان کو خون کے لوتھڑے سے بنایا۔

اس آیت میں صاف لفظوں میں پروردگار عالم نے اپنے محبوب ﷺ مخاطب ہوکر فرمایا ہے کہ اپنے رب کے مبارک نام سے پڑھو جس نے انسان کو پیدا فرمایا اور آگے یہ بھی بتا دیا کہ کس چیز سے پیدا فرمایا ہے وہ چیز ہے گوشت کا لوتھڑا

اس آیت سے چارلس ڈارون کے نظریے کا رد ہو گیا کیوں کہ اس نے تو حضرت انسان کو جانوروں کی اولاد ثابت کیا ہے اور تخلیق انسان کا مخالف تھا

اگر قرآن مجید کا غور سے مطالعہ کریں تو انسانی زندگی سات مراحل سے گذر کر تکمیل پاتی ہے

1)تراب(Inorganic matter)

2)ماء(Water)

3)طین(Clay)

4)طین لازب(Adsorbable clay)

5)صلصال من حمأ مسنون

(Old physically & chemically alterd mud)

6)صلصال کالفخار

(Dried & haighly purified clay)

7)سلاسلہ من طین

(Extract of purified clay)

ان سات چیزوں کا قرآن مجید میں الگ الگ جگہ پر ذکر ہے

1)تراب(inorganic matter)

هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ مِنۡ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخۡرِجُكُمۡ طِفۡلًا ثُمَّ لِتَبۡلُغُوۡۤا اَشُدَّكُمۡ ثُمَّ لِتَكُوۡنُوۡا شُیُوۡخًاۚ-وَ مِنۡكُمۡ مَّنۡ یُّتَوَفّٰى مِنۡ قَبۡلُ وَ لِتَبۡلُغُوۡۤا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ(67)

ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے بنایا پھر پانی

کی بوند سے پھر خون کی پھٹک سے پھر تمہیں نکالتا ہے بچہ پھر تمہیں باقی رکھتا ہے کہ اپنی جوانی کو پہنچو پھر اس لیے کہ بوڑھے ہو اور تم میں کوئی پہلے ہی اٹھالیا جاتا ہے اور اس لیے کہ تم ایک مقرر وعدہ تک پہنچو اور اس لیے کہ سمجھو۔

(سورہ مؤمن آیت 67)

2)ماء (Water)

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ- وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا (54)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہی ہے جس نے پانی سے بنایا آدمی پھر اس کے رشتے اور سسرال مقرر کی اور تمہارا رب قدرت والا ہے۔(سورہ فرقان آیت 54)

3)طین (Clay)

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ- وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر ایک میعاد کا حکم رکھا اور ایک مقرر وعدہ اس کے یہاں ہے پھر

تم لوگ شک کرتے ہو۔ (سورہ انعام آیت 2)

4)طین لازب (Adsorbable clay)

اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ(11)

بیشک ہم نے ان کو چپکتی مٹی سے بنایا۔

(سورہ الصّٰفّٰت آیت 11)

5)صلصال من حمأ مسنون (Old physically & chemically alterd mud)

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ(26)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک ہم نے آدمی کو بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو اصل میں ایک سیاہ بودار گارا تھی۔ (سورہ حجر آیت 26)

6)صلصال کالفخار(Dried & haighly purified clay)

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ(14)

ترجمۂ کنز الایمان: اس نے آدمی کو بنایا بجتی مٹی سے جیسے ٹھیکری۔

(سورہ رحمٰن آیت 14)

7)سلا سلہ من طین(Extract of purified clay)

وَ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ سُلٰلَۃٍ مِّنۡ طِیۡنٍ(12)ثُمَّ جَعَلۡنٰہُ نُطۡفَۃً فِیۡ قَرَارٍ مَّکِیۡنٍ(13)

اور بیشک ہم نے آدمی کو چُنی ہوئی مٹی سے بنایا۔ پھر اسے پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ میں۔(سورہ مؤمنون آیت 12-13)

اللہ پاک ہم سبکو ہدایت کے راستے پر چلائے اور دین حق اسلام سے وابستہ رکھے ہمیں گمراہ لوگوں سے دور رکھے اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے فرمان الہٰی اور فرمان مصطفیٰ ﷺ پر صحیح معنوں میں عمل کرنے اور پوری دنیا تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

ہماری اردو کتابیں:

بہار تحریر (14 حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اذان بلال اور سورج کا نکلنا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج غوث پاک	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج نعلین عرش پر	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
مقرر کیسا ہو؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
غیر صحابہ میں ترضی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اختلاف اختلاف اختلاف	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
آئیے نماز سیکھیں (پہلا حصہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

وہی خدا ہے

قیامت کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
محرم میں نکاح	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
روایتوں کی تحقیق (تین حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
بریک اپ کے بعد کیا کریں؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک نکاح ایسا بھی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
کافر سے سود	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
میں خان تو انصاری	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
جرمانہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سفرنامہ بلاد خمسہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
منصور حلاج	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فرضی قبریں	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سنی کون؟ وہابی کون؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
رَضا یا رِضا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
786/92	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فتنہ گوہر شاہی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
کلام عبید رضا	پیشکش عبد مصطفی آفیشل
تحریرات لقمان	از قلم علامہ قاری لقمان شاہد

بنت حوا(ایک سنجیدہ تحریر)	از قلم کنیز اختر
عورت کا جنازہ	از قلم جناب غزل صاحبہ
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام	از قلم عرفان بر کاتی
اصلاح معاشرہ(منتخب احادیث کی روشنی میں)	از قلم عرفان بر کاتی
مسائل شریعت(جلد1)	از قلم سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما کہ دو میں نہیں جانتا	از قلم مولانا حسن نوری گونڈوی
مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں	از قلم علامہ و قار رضا القادری المدنی
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں	از قلم محمد ثقلین ترابی نوری
سفر نامہ عرب	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق	از قلم زبیر جمالوی
ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
علم نور ہے	از قلم محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے	از قلم محمد حاشر عطاری
مومن ہو نہیں سکتا	از قلم فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
ماہ صفر کی تحقیق	از قلم مولانا محمد نیاز عطاری
فضائل و مناقب امام حسین	از قلم ڈاکٹر فیض احمد چشتی
شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر	از قلم امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال	از قلم مولانا محمد بلال ناصر

معارف اعلیٰ حضرت	از قلم مولانا سید بلال رضا عطاری مدنی
نگارشات ہاشمی	از قلم مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الاول 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
زرخانۂ اشرف	از قلم محمد منیر احمد اشرفی
حضرت خضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ	از قلم محمود اشرف عطاری مرادآبادی
ایمان افروز تحاریر	از قلم محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق	از قلم اسعد عطاری مدنی
رشحات ابن حجر	از قلم فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد 1)	از قلم محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی
درس ادب	از قلم غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)	از قلم محمد شعیب عطاری جلالی
حق پرستی اور نفس پرستی	از قلم علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
صحابہ یا طلَقاء؟	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
روشن تحریریں	از قلم ابوحاتم محمد عظیم
تحریرات ندیم	از قلم ابن جاوید ابوادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی	از قلم ابن شعبان چشتی
اہمیتِ مطالعہ	از قلم دانیال سہیل عطاری

دعوت انصاف	از قلم علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات	از قلم محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری
تحریرات ابن جمیل	از قلم ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
مسئلۂ استمداد	از قلم حمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
میرے قلم دان سے	از قلم احمد رضا مغل
عوامی باتیں (حصہ 1)	از قلم فیصل بن منظور
تحقیقات اویسیہ (جلد 1)	از قلم علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ	از قلم محمد آصف اقبال مدنی عطاری
رافضیوں کا رد	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
چھوتی بیماریاں	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
فتاوی کرامات غوثیہ	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
غامدیت پر مکالمہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبی مدنی
خودکشی	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
مقالاتِ بدر (جلد 1)	از قلم علامہ بدر القادری رحمہ اللہ
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
سردی کا موسم اور ہم	از قلم خالد تسنیم المدنی
رد ناصر رامپوری	از قلم میثم عباس قادری رضوی

چشمۂ حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
کتابوں کے عاشق	از قلم محمد ساجد مدنی
عبد السلام نامی علما و مشائخ	از قلم (مفتی) غلام سبحانی نازش مدنی
التعقبات بنام فرقۂ باطلہ کا تعاقب	از قلم شعیب عطاری جلالی
تحریر کی ضرورت و اہمیت	از قلم عمران رضا عطاری مدنی
دشمن صدیق و عمر	از قلم امام جلال الدین سیوطی
عرفان بخشش شرح حدائق بخشش	از قلم اعظمی مصباحی، ذیشان رضا امجدی
وسائل بخشش کا فکری و فنی جائزہ	از قلم شاعر عمران اشفاق
موسیقی فقہائے کرام کی عدالت میں	از قلم محمد بلال ناصر
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الآخرہ 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
مختصر مگر مفید	فیصل بن منظور
اللہ و رسول کے لیے لفظ عشق کا استعمال	جلال الدین احمد امجدی رضوی ارشدی
شرح فقہ اکبر (سوالاً جواباً)	ابن شعبان چشتی
تلخیص نور المبین (سوالاً جواباً)	ابن شعبان چشتی
وہی خدا ہے	شوکت بن یاسین

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.
blog.abdemustafa.com

Sabiya Virtual Publication
This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.com**

E Nikah Matrimonial Service
E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.**www.enikah.in**

E Nikah Again Service
E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books
Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.com**
For futher inquiry: info@abdemustafa.com

M O

ISBN (N/A)